باب۔۱۳

لیلۃ القدر

قرآن: اِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۔ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۔ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۔ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

بے شک ہم نے اس [قرآن] کو شب قدر میں اتارنا شروع کیا۔اور تم کیا جانو لیلۃ القدر ہے کیا؟ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔اس رات فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں۔سلامتی ہے فجر تک، صبح نکلنے تک،(القدر:۱تا۵)۔

حدیث: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شب قدر کو رمضان کی پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں راتوں میں تلاش کرو۔راوی:انس ؓ۔(صحیح بخاری:حدیث ۴۸)۔

رسول اکرمؐ کے پاس حضرتہ حفصہؓ کے توسط سے ایک خواب پہنچاتو آپؐ نے فرمایا، "عبد اللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے، کاش وہ رات کی نفل نماز (تہجد) پڑھا کرتا"۔ چناں چہ اس کے بعد سے عبد اللہؓ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔اس کے علاوہ اور صحابہؓ نے بھی آنحضرتؐ کے سامنے اپنے اپنے خواب کے حوالے سے بتایا کہ غالباً شب قدر رمضان کی ۲۷ ویں شب میں ہی ہے۔تو آپؐ نے فرمایا۔۔"بس تم رمضان کے آخری عشرے میں شب قدر کو تلاش کرو"۔ راوی:عبد اللہ بن عمرؓ۔(صحیح بخاری: ۱۰۸۸)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ راویان:حضرتہ عائشہؓ،اور ابن عباسؓ۔(صحیح بخاری: ۱۸۹۳تا۱۸۹۶)۔

ارشادِ نبیؐ ہے کہ تم لیلۃ القدر کو رمضان کی ۲۵ ویں،۲۷ویں اور ۲۹ ویں راتوں میں ڈھونڈو۔اسی میں تمھارے لیے بہتری ہے۔راوی:عبادہ بن صامتؓ۔(صحیح بخاری:۱۸۹۷)۔

جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اکرمؐ عبادتوں کے لیے انتہائی مستعد ہو جاتے۔رات کو خود جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے۔راوی:حضرتہ عائشہؓ۔(صحیح بخاری:۱۸۹۸)۔

اہم فقہی پہلو:

فرض / واجب:

(۱) قرآن میں اس رات کی فضیلت کا ذکر ہے لیکن عبادت کا واضح حکم نہیں۔ اللہ اور اس کے رسول نے یہ ہم پر چھوڑ دیا کہ اس خصوصی فیض سے استفادہ کرنا چاہو تو کر لو۔

سنت:

(۱) لیلۃ القدر کی تلاش میں آخر رمضان کی طاق راتوں میں قیام کرنا (عبادت کرنا) سنت ہے۔

مستحب:

(۱) پوری رات کا قیام مستحب ہے۔

متفرق:

(۱) لیلۃ القدر رمضان کے آخری دس راتوں میں سے ایک رات کا نام ہے جس میں اللہ تعالیٰ سال بھر کی تقدیر لکھتے ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ- فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ**، بے شک ہم نے اس بابرکت رات میں اس (قرآن) کو اتارا ہے، بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ اپنا حکم اور فیصلہ، مخلوق میں بیان کرتے ہیں، (الدخان: ۳ اور ۴)۔

(۲) نبی کریمؐ نے فرمایا، **مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ**،، جس نے لیلۃ القدر کا قیام خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لیے کیا، اس ایمان سے کہ اللہ اس کو اجر عظیم عطا فرمائے گا، تو اس کے پچھلے سب (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)۔

(۳) یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، (القدر: ۳)، اس سے مقصود انسانوں پر یہ واضح کرنا ہے کہ یہ کوئی عام رات نہیں ہے کہ اسے سو کر گزار دیا جائے، بلکہ اگر پروردگار کے التفات اور نظر کرم کے حوالے سے دیکھا جائے تو ہزار مہینوں کی ہزاروں راتیں بھی اس کے مقابلے میں ہیچ ہیں۔

(۴) یہ رات سراسر سلامتی ہے، طلوع فجر تک، (القدر: ۵) ، اس سے مراد یہ ہے کہ اس رات اللہ آفاتِ سماوی کو روک دیتا ہے، شیطانوں کی کارروائیوں پر پابندی لگا دیتا ہے اور انسانوں کے لیے اپنے قرب اور اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔

Siddiqui Publications